سرکاری رپورٹ

چوتھا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کاروائی

اجلاس منعقدہ یکشنبہ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۹ شعبان ۱۴۱۱ ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفۂ سوالات نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات	۲
۳-	اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں	۵۶
۴-	سرکاری کارروائے برائے قانون سازی بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ سنہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۹۱ء) (غور و خوض کرکے ملتوی کیا گیا)	۵۸
۵-	گورنر بلوچستان کا حکم	۶۶

جلد چہارم

شمارہ ہفتم

جناب اسپیکر ---------- ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ---------- میر عبدالمجید بزنجو

سکریٹری اسمبلی ---------- مسٹر الٰہی بخش بھنگر

جائنٹ سکریٹری اسمبلی ---------- سید محمد حسن شاہ

ڈپٹی سکریٹری ---------- مسٹر محمد افضل

فہرست ممبران اسمبلی

۱۔	میر عبدالمجید بزنجو ۔	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی ۔
۲۔	میر تاج محمد خان جمالی ۔	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳۔	نواب محمد اسلم رئیسانی ۔	وزیر خزانہ ۔
۴۔	سردار ثناء اللہ زہری ۔	وزیر بلدیات ۔
۵۔	میر اسرار اللہ زہری ۔	وزیر صحت ۔
۶۔	میر محمد علی رند ۔	وزیر مال ۔
۷۔	مسٹر جعفر خان مندوخیل ۔	وزیر تعلیم ۔
۸۔	میر جان محمد خان جمالی ۔	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی ۔
۹۔	حاجی نور محمد صراف ۔	وزیر کیو ڈی اے ۔
۱۰۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ ۔	وزیر مواصلات و تعمیرات ۔
۱۱۔	ماسٹر جالسن اشرف ۔	وزیر سماجی بہبود ۔
۱۲۔	مولوی عبدالغفور حیدری ۔	وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ۔
۱۳۔	مولوی عصمت اللہ ۔	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔
۱۴۔	مولوی امیر زمان ۔	وزیر زراعت ۔
۱۵۔	مولوی نیاز محمد درانی ۔	وزیر آبپاشی و برقیات ۔
۱۶۔	مولانا عبدالباری ۔	وزیر خوراک ۔
۱۷۔	مسٹر حسین اشرف ۔	وزیر ماہی گیری ۔
۱۸۔	میر محمد صالح بھوتانی ۔	وزیر صنعت ۔

۱۹- مسٹر محمد اسلم بزنجو وزیر محنت و افرادی قوت ۔
۲۰- نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی وزیر داخلہ ۔
۲۱- ملک محمد شاہ مردان زئی ۔
۲۲- ڈاکٹر کلیم اللہ خان ۔
۲۳- مسٹر سعید احمد ہاشمی ۔
۲۴- میر علی محمد نوتیزئی ۔
۲۵- مسٹر عبدالقہار خان ۔
۲۶- مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۔
۲۷- سردار محمد طاہر خان لونی ۔
۲۸- میر باز خان کھیتران ۔
۲۹- حاجی ملک کرم خان خجک ۔
۳۰- میر ہمایوں خان مری ۔
۳۱- نواب محمد اکبر خان بگٹی ۔
۳۲- میر ظہور حسین خان کھوسہ ۔
۳۳- سردار فتح علی عمرانی ۔
۳۴- مسٹر محمد عاصم کرد ۔
۳۵- سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔
۳۶- میر عبدالکریم نوشیروانی ۔
۳۷- شہزادہ جام علی اکبر ۔
۳۸- مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ ۔

۳۹ - ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ -
۴۰ - مسٹر ارجن داس بگٹی -
۴۱ - سردار سنت سنگھ -

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

مورخہ ۱۷، مارچ ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۹ شعبان ۱۴۱۱ھ بروز یکشنبہ۔
زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ۔
صبح دس بجکر تیس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

اخوندزادہ عبدالمتین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ
اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰہِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ ○

ترجمہ:-

اللہ نے بہت ہی اچھا کلام (یعنی یہ) کتاب اچھا اتاری جس کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ اور وہی باتیں سمجھانے کیلئے بار بار دھرائی گئی ہیں۔ ف۱ (اس کتاب کی تاثیر یہ ہے کہ) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ اس کے (سننے) سے اس کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل نرم ہوکر یاد الٰہی کی طرف راغب ہوتے ہیں ف۲ یہ قرآن ہدایت الٰہی ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے دین کا سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اس کو ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

وقفۂ سوالات

جناب اسپیکر۔ اب سوالات کا مرحلہ ہے ڈاکٹر کلیم اللہ خان صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔

٭ ۱۶۔ ڈاکٹر کلیم اللہ۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بند خوشدل خان پشین ایک قدیم اور تاریخی بند ہے جو مٹی سے بھر چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند سال بیشتر ایک فرم نے ۲۴ لاکھ روپے کی لاگت سے اس بند کا سروے کیا اور ۳۵ سے ۴۰ کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے ایک نئے بند کی تعمیر کی تجویز حکومت کو بھیج دی جس پر تا حال کوئی کاروائی عمل میں نہیں آئی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ بالا ۳۵ تا ۴۰ کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ایک نئے بند کی تعمیر کے بجائے اسی بند کے سروے پر خرچ کی گئی ۲۴ لاکھ روپے سے بھی کم خرچ پر اسی بند کی مٹی نکال کر اسے دوبارہ کار آمد نہیں بنایا جا سکتا، تاکہ قومی دولت کے بیجا ضیاع کی روک تھام کے ساتھ ساتھ اس بند کی تاریخی اہمیت اور افادیت بھی برقرار رہ سکے، اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

مولانا نیاز محمد درانی
وزیر آبپاشی و برقیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(الف) جی ہاں، جزو الف کا جواب اثبات میں ہے۔
(ب) جی ہاں چند سال قبل حکومت برطانیہ کے مالی ادارے (او۔ ڈی۔ اے) نے امداد کے طور پر اپنی ایک کنسلٹنگ کمپنی ہالکرو (یو۔ ایل۔ جی) کے ذریعے اس بند کی بحالی کی جائزہ رپورٹ تیار کروائی تھی۔ اور اس جائزہ رپورٹ میں اس منصوبے کی بحالی کی مختلف تجاویز کا جائزہ لیا گیا۔ اور اس میں سے ایک تجویز جس پر لاگت کا تخمینہ تقریباً (۴۰) چالیس کروڑ روپے ہے۔ کو قابل عمل قرار دیا گیا۔ حکومت اس تجویز پر عمل درآمد کیلئے مختلف عالمی مالیاتی اداروں سے مالی معاونت کی درخواست کرتی رہی ہے۔ مگر تاحال کسی ادارے کی طرف سے مثبت جواب نہیں ملا۔
(ج) حکومت برطانیہ کی کنسلٹنگ فرم نے اس منصوبے کی بحالی کی جن تجاویز کا تفصیلی جائزہ لیا۔ ان میں سے ایک تجویز میں بند میں جمع شدہ مٹی کو نکالنا بھی شامل تھا۔ جس پر لاگت کا تخمینہ تقریباً ۹ کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ جبکہ حکومت بلوچستان کے مالی وسائل اس خطیر رقم کی فراہمی سے قاصر ہیں۔
میں معزز رکن اسمبلی کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس منصوبے کی بحالی کیلئے مالی امداد کے حصول کیلئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی۔ اور جیسے ہی مالی وسائل مہیا ہونگے اس منصوبے کی بحالی پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاگت آئیگی۔ یعنی دوسرا بند بنانے پر۔ جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں ہماری گورنمنٹ اسمیں بہت کم دلچسپی لے رہی ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ منصوبہ کبھی نہیں چل سکے گا لہذا متبادل طور پر ہم گورنمنٹ سے التجا کرتے ہیں کہ جب تک اس پر عمل درآمد ہو سکے یا بین الاقوامی مدد لی جائے اسوقت تک اس بند کے سالانہ مٹی نکالنے کیلئے اسکو کچھ خالی کرنے کیلئے کوئی فنڈز رکھیں تاکہ ہر سال اس پر کام ہو سکے۔

جناب اسپیکر۔ میں پھر گذارش کروں گا کہ اپنے ضمنی سوال ضمنی سوال کی حد تک رکھیں آپ نے تقریر شروع کر دی ہے اسلئے قاعدے کے مطابق ہی

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! میں گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ تقریباً ۱۹۸۲ء میں اس کا سروے اور فیزابیلیٹی رپورٹ گورنمنٹ کو موصول ہو چکی ہے اور اس پر تقریباً چوبیس لاکھ روپے یا اس سے کچھ زیادہ خرچ ہو چکے ہیں جو آج کے تقریباً ایک کروڑ روپے بنتے ہیں اور یہی سلسلہ آٹھ نو سال سے ابتک التواء میں پڑا ہوا ہے یہ ایک اہم منصوبہ تھا جو اس علاقہ کی ایریگیشن کیلئے تھا۔ جس سے وہاں پر تقریباً دس پندرہ ہزار ایکڑ علاقہ سیراب ہو سکتا تھا اور اس سے انڈر گراؤنڈ واٹر لیول مینٹین (Maintain) ہوتا لیکن اب یہ بند مٹی سے بھر چکا ہے اور اس سے نقصان یہ ہے کہ حالیہ بارشوں سے چونکہ اس کے فیڈنگ نالے ....

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنے سوال سے متعلق ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔ جی میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ تو میں عرض کر رہا تھا اس سے نقصان یہ ہو رہا ہے وہاں اب فلڈ آ گیا ہے بند ٹوٹ چکا ہے جس سے تمام ایریا میں پانی پھیل چکا ہے۔ کیا گورنمنٹ اس وقت کچھ بین الاقوامی ایڈ یا پروگرام میں اسکو شامل کر سکتی ہے یا نہیں کیا آپ اس پر کام نہیں کر سکتے ہیں؟ یعنی ہر سال اسکی مٹی خالی کرنے کیلئے کچھ رقم حکومت نہیں رکھ سکتی؟ کیونکہ اسوقت منصوبے کے تحت پینتیس کروڑ روپے تھی آج کے حساب سے اب اس پر اسی نوے کروڑ روپے

۲

وقفۂ سوالات

جناب اسپیکر۔ اب سوالات کا مرحلہ ہے ڈاکٹر کلیم اللہ خان صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ۔ ۱۶۔ ※

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۲۳۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۸۶ء۔ ۱۹۹۰ء کے دوران صوبہ کے کن کن اضلاع / تحصیل میں آبپاشی و برقیات کے کون کونسے منصوبے مکمل کئے گئے ہیں اور کون کون سے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) محکمہ آبپاشی و برقیات نے ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران جو منصوبے مکمل کئے ان کے ضلع وار تفصیل درج ذیل ہیں۔

ضلع پشین۔

۱۔ دھوڑی تاخیری عمل ڈیم۔
۲۔ چھچوبی تاخیری عمل ڈیم۔
۳۔ شکارگڈ تاخیری عمل ڈیم۔
۴۔ کڑمانڈہ تاخیری ڈیم۔
۵۔ غزگئی تاخیری ڈیم۔
۶۔ چمن میں رہائش اور آفس عمارت کی تعمیر۔
۷۔ بند خوشدل خان کی فیزیبلٹی سٹڈی۔
۸۔ واٹر سورس ڈویلپمینٹ۔
۹۔ لوزرک سلیمان خیل میں ٹیوب ویل وٹربائن۔

ضلع سبی

۱۔ تور شور آبپاشی منصوبہ۔
۲۔ اگری دیالہ آبپاشی منصوبہ۔
۳۔ چر گوزہ آبپاشی منصوبہ کی فیزیبلٹی سٹڈی۔ (جائزہ رپورٹ)۔

ضلع لورالائی

۱۔ لواسٹ کچھ آبپاشی منصوبہ۔
۲۔ چلیزئی خلیل انفلٹریشن گیلری سنجاوی۔
۳۔ ناسک آبپاشی منصوبہ سنجاوی۔
۴۔ شیرین دیالہ کی پختگی۔
۵۔ کنویں کی پختگی و پمپنگ مشینری کی تنصیب برائے جے، سی، او میس۔
۶۔ مخلاور آبپاشی منصوبہ۔
۷۔ گنی آبپاشی منصوبہ بارکھان۔
۸۔ پُسر آبپاشی منصوبہ۔
۹۔ فوری کچھ آبپاشی منصوبہ سنجاوی۔
۱۰۔ داہوی آبپاشی ڈیم۔
۱۱۔ سراندی عشانی سیلابہ آبپاشی منصوبہ۔
۱۲۔ پانچ سب فرسیبل پمپ کی تنصیب مختلف علاقوں میں۔
۱۳۔ سپین تنگی آبپاشی منصوبہ۔

لاگت آئیگی . یعنی دوسرا بند بنانے پر ۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں ہماری گورنمنٹ اسمیں بہت کم دلچسپی لے رہی ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ منصوبہ کبھی نہیں چل سکے گا لہذا متبادل طور پر ہم گورنمنٹ سے التجا کرتے ہیں کہ جب تک اس پر عمل درآمد ہو سکے یا بین الاقوامی مدد لی جائے اسوقت تک اس بند کے سالانہ مٹی نکالنے کیلئے اسکو کچھ خالی کرنے کیلئے کوئی فنڈز رکھیں تاکہ ہر سال اس پر کام ہو سکے۔

جناب اسپیکر۔ میں پھر گذارش کروں گا کہ اپنے ضمنی سوال ضمنی سوال کی حد تک رکھیں آپ نے تقریر شروع کر دی ہے اسلئے قاعدے کے مطابق ہی ضمنی سوال کریں ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔ میں تقریر نہیں کر رہا بلکہ یہ کہتا ہوں کیا گورنمنٹ اس کے لئے سالانہ بنیاد پر کسی مد میں تھوڑا پیسہ رکھے گی؟ یہی میرا ضمنی سوال ہے۔

مولانا نیاز محمد درانی (وزیر آبپاشی)

جناب اسپیکر۔ ہمارے معزز رکن نے بہت اچھی باتیں فرمائی ہیں اس سے ان کی دلچسپی اس بند میں معلوم ہوتی ہے لیکن ہماری دلچسپی ان سے زیادہ ہوگی ہمارے بس میں جو بھی ہوگا انشاءاللہ ہم پورا انتظام کریں گے۔ میں نے سیکرٹری کو بھیجا تھا جو اس کا معائنہ کرکے آیا ہے اسکے بعد ہم پورا انتظام کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

ضلع قلعہ سیف اللہ

۳۔ کینجوئی۔
۴۔ کان مہترزئی۔
۵۔ زماشاہ مراد۔

ضلع کوئٹہ۔

۱۔ چیف انجینئر آفس کی تعمیر۔
۲۔ پور مہر و یالہ آبپاشی منصوبہ سرہ غڑگی۔
۳۔ محمد انور آبپاشی منصوبہ سرغڑگی۔
۴۔ دلی تنگی ڈیم کی درستگی۔

ضلع زیارت۔

۱۔ ایس، ڈی، او آفس کی تعمیر۔
۲۔ میر احمد خان پانیزئی کے کنویں میں پمپنگ مشینری کی تنصیب۔
۳۔ زیارت ویالہ کی پختگی۔

ضلع قلات۔

۱۔ کانک تاخیری عمل ڈیم۔
۲۔ محمد انور اور دوسروں کے لئے ٹیوب ویل کی تنصیب۔
۳۔ حاجی نور محمد کے لئے ٹیوب ویل بورنگ۔

ضلع پشین

۱۰- بیانہ تاخیری عمل ڈیم -
۱۱- تورہ خلہ تاخیری عمل ڈیم -
۱۲- غزہ تاخیری عمل ڈیم -
۱۳- گرڈ تنگ تاخیری عمل ڈیم -
۱۴- ترئی کچھ ڈیم کی فیزیبلٹی سٹڈی -
۱۵- زرک کاریز کی پختگی -
۱۶- کلی عبدالرحمن گلستان کا سیلاب سے بچاؤ -
۱۷- واٹر ٹینک اور آر- سی- سی پائپ کی بچھائی تالہ دیالہ -
۱۸- چمن اسکاوٹس کے لئے ٹیوب ویل کی تنصیب -
۱۹- پوئی زکریا زئی سائفن -
۲۰- گوال دیالہ پختگی -
۲۱- کسائی آبپاشی منصوبہ -
۲۲- پوئی عیسیٰ زئی آبپاشی منصوبہ -
۲۳- خانوزئی میں دو ٹیوب ویلوں کی تنصیب -
۲۴- تورمرغہ آبپاشی منصوبہ -
۲۵- دلسورہ منصوبہ آبپاشی -

ضلع پنجگور۔

۱۔ عیسائی میں انفلٹریشن گیلری۔
۲۔ کاشی کور تاخیری عمل ڈیم۔
۳۔ پسکول کور تاخیری عمل ڈیم
۴۔ گرمکان سیلاب سے بچاؤ بند۔
۵۔ سوروان بچاؤ بند۔

ضلع خاران۔

۱۔ زیک آبپاشی منصوبہ۔
۲۔ لسیمہ میں انفلٹریشن گیلری۔

ضلع گوادر۔

۱۔ کنیر و تاخیری عمل ڈیم۔
۲۔ شاری کور لفٹ آبپاشی منصوبہ۔

ضلع جعفرآباد۔

۱۔ بولان باری توسیع۔

ضلع لورالائی

۱۴۔ اریاگی۔
۱۵۔ پوئی دیالہ۔
۱۶۔ ملا احمد کاریز۔

ضلع ژوب

۱۔ خاکاؤ آبپاشی منصوبہ۔
۲۔ پوئی وار آبپاشی منصوبہ۔
۳۔ نریزی آبپاشی منصوبہ۔
۴۔ تنگ ذخیرہ ڈیم کی فیزیبلٹی سٹڈی
۵۔ تنگ آبپاشی منصوبہ۔
۶۔ کوڑکچھ آبپاشی منصوبہ۔
۷۔ غوریاسہ آبپاشی منصوبہ۔
۸۔ اغبرگی تاخیری عمل ڈیم۔
۹۔ ارزانزئی آبپاشی منصوبہ۔
۱۰۔ علی خانزئی۔

ضلع قلعہ سیف اللہ

۱۔ کشمیر کاریز میں گہرا کنواں۔
۲۔ کافرتوئی تاخیری عمل ڈیم۔

جن منصوبوں پر کام جاری ہے۔ انکی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع پشین۔

۱۔ حبیب زئی ارکان کا سیلاب سے بچاؤ۔
۲۔ توشکن آبپاشی منصوبہ۔
۳۔ درہ توغئ تاخیری عمل ڈیم۔
۴۔ شرن مانده تاخیری عمل ڈیم۔
۵۔ ورچ بیانزئی تاخیری عمل ڈیم۔
۶۔ طورشاہ منصوبہ آبپاشی۔
۷۔ گلستان کاریز منصوبہ آبپاشی۔
۸۔ ادمی منصوبہ آبپاشی۔

ضلع سبّی۔

۱۔ بیری دیالہ آبپاشی منصوبہ۔
۲۔ مجک برانچ کی پختگی۔
۳۔ گچینہ منصوبہ آبپاشی۔
۴۔ کنگری منصوبہ آبپاشی۔
۵۔ سہیان منصوبہ آبپاشی۔
۶۔ تھل منصوبہ آبپاشی۔
۷۔ دریازئی منصوبہ آبپاشی۔

ضلع قلات

۴۔ منگوچر میں میر حسن کیلئے ٹیوب ویل کی تنصیب۔

۵۔ نرمک جوہان میر وخان بنگلزئی کے لئے ٹیوب ویل کی تنصیب۔

۶۔ ڈھالوچیر حفاظتی بندات۔

۷۔ ٹیوب ویل کی تنصیب برائے ایگریکلچرل کوآپریٹو سوسائٹی۔

ضلع خضدار۔

۱۔ گزدان آبپاشی منصوبہ کی بہتری۔

۲۔ چشمہ جوکی نوغہ آبپاشی منصوبہ۔

۳۔ سمبان چشمہ کی صفائی۔

۴۔ گزگی میں سائفن۔

۵۔ کوشک چشمہ آبپاشی منصوبہ۔

۶۔ لخ عبدالرحمان منصوبہ آبپاشی۔

ضلع کچھی۔

۱۔ غازی آبپاشی منصوبے کی ریماڈلنگ کی فیزیبلٹی سٹڈی (جائزہ رپورٹ)

۲۔ لنڈی نصیر آبپاشی منصوبے کی فیزیبلٹی سٹڈی (جائزہ رپورٹ)

۳۔ چلغری 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

ضلع کوئٹہ۔

١۔ مہترزئی ویالہ کی پختگی و بچاؤ۔
٢۔ آبسٹرکشن وال کرڈنگاہ ماندہ کی فیزیبلٹی سٹڈی (جائزہ رپورٹ)
٣۔ ہنہ ویالہ کی پختگی۔

ضلع زیارت۔

١۔ لوڑکچھ آبپاشی منصوبہ۔
٢۔ سُرکچھ آبپاشی منصوبہ۔
٣۔ پنگئی تاخیری عمل ڈیم۔
٤۔ زندرہ آبپاشی منصوبہ۔
٥۔ چینہ آبپاشی منصوبہ۔
٦۔ پیچی آبپاشی منصوبہ۔
٧۔ کوڑی کچھ تاخیری عمل ڈیم۔

ضلع قلات۔

١۔ توت تاخیری عمل ڈیم۔
٢۔ دشت گوران تاخیری عمل ڈیم۔

ضلع لسبیلہ۔

۱۔ حفاظتی بند کرودی لسبیلہ۔

۲۔ حاجی شیر محمد کی زمینوں کے لئے سیلاب سے بچاؤ منصوبہ۔

۳۔ کنڈی کز آبپاشی منصوبہ۔

ضلع تربت۔

۱۔ زرین بگ آبپاشی منصوبہ۔

۲۔ گھنہ سیلاب سے بچاؤ بند۔

۳۔ ذانمبندی سیلاب سے بچاؤ۔

۴۔ ہنگوں سیلابہ آبپاشی منصوبے کی توسیع و بہتری۔

۵۔ علی آباد سیلاب سے بچاؤ بند۔

ضلع تمبو۔

۱۔ پٹ فیڈر کینال کی چوڑائی کے لئے سیسیل کا قیام۔

۲۔ جھٹ پٹ ڈسٹری بیوٹر کی توسیع۔

ضلع چاغی۔

۱۔ پانچ ٹربائنوں کی تنصیب۔

ضلع خاران۔

۱۔ گروک آبپاشی منصوبہ۔

۲۔ سیلابہ آبپاشی منصوبہ۔

ضلع ڈیرہ بگٹی۔

۱۔ ڈیرہ بگٹی شہر کے سیلاب سے بچاؤ کا منصوبہ۔

ضلع گوادر۔

۱۔ ضلع گوادر بالا تاخیری عمل ڈیم کے لئے فیز یبلٹی سٹڈی (جائزہ رپورٹ)

ضلع جعفر آباد۔

۱۔ رائٹ سائڈ بینک اے کیر سرڈرین کی مضبوطی۔

۲۔ کیرتھر کینال کی ری ماڈلنگ۔

ضلع لسبیلہ۔

۱۔ کمانڈ واٹر مینجمنٹ منصوبہ۔

۲۔ بیٹ گدری سیلابہ آبپاشی منصوبہ۔

۳۔ ونراڈھو آبپاشی منصوبہ۔

۴۔ ملان خاؤ سیلابہ آبپاشی منصوبہ۔

۵۔ حفاظتی نالہ بند آبپاشی منصوبہ۔

ضلع سبّی۔

۸۔ نتھ وبالہ منصوبہ آبپاشی۔
۹۔ نیگانگ منصوبہ آبپاشی۔
۱۰۔ ڈکی منصوبہ آبپاشی۔
۱۱۔ اغبرگ منصوبہ آبپاشی۔

ضلع لورالائی۔

۱۔ پیپلز کالونی کوہلو شہر کا سیلاب سے بچاؤ۔
۲۔ تنگ کرار آبپاشی منصوبہ۔
۳۔ سیہن دریا کے ساتھ ساتھ حفاظتی بند۔

ضلع ژوب۔

۱۔ امڑہ مرسانزئی آبپاشی منصوبہ۔
۲۔ تنگہ آبپاشی منصوبہ۔
۳۔ سلیازہ آبپاشی منصوبہ۔
۴۔ میر علی خیل آبپاشی منصوبہ۔
۵۔ تورخلہ آبپاشی منصوبہ۔

ضلع قلعہ سیف اللہ۔

۱۔ باحنہ تاخیری عمل ڈیم۔

۵۔ سنجاوی شہر اور ملحقہ دیہاتوں کا سیلاب سے بچاؤ کا منصوبہ۔
۶۔ اپر رحمان ماندہ آبپاشی سکیم (لورالائی)
۷۔ میر بازو ویالہ کی بحالی (ژوب)
۸۔ کسائی آبپاشی سکیم کی بحالی (ژوب)
۹۔ ژوب شہر حفاظتی بند کی مرمت (ژوب)
۱۰۔ احمدی درگاہ آبپاشی سکیم کی بحالی۔
۱۱۔ دارسک تاخیری بند کی بحالی (ژوب)
۱۲۔ بدرہ آبپاشی سکیم کی بحالی (ژوب)
۱۳۔ مسفر آبپاشی سکیم کی بحالی (ژوب)
۱۴۔ کرم ماندہ سیلابہ آبپاشی منصوبہ کی بحالی (کوئٹہ)
۱۵۔ ہاشم رود سیلاب آبپاشی منصوبہ کی بحالی (کوئٹہ)
۱۶۔ ابدرخاص آبپاشی منصوبہ کی بحالی (〃)
۱۷۔ مرغی کوتل بند کی بحالی۔ (کوئٹہ)
۱۸۔ سرہ غڑگی ایکوڈکٹ آبپاشی چینل (〃)
۱۹۔ خیعا ڈیم کی بحالی۔ (چاغی)
۲۰۔ کراس ڈرینج اور پروٹیکشن برائے جوئے نوشکی (چاغی)
۲۱۔ زنگی ناوڑ بند کی بہتری (چاغی)
۲۲۔ خیصار ٹرانفرکیشن آبپاشی سکیم کی بحالی (چاغی)
۲۳۔ چمن حفاظتی بند کی بحالی۔ (پشین)
۲۴۔ بیلہ شہر حفاظتی بند (لسبیلہ)

ضلع خضدار۔

۱۔ گھراو عبدالستار وال آبپاشی منصوبہ۔
۲۔ گرشاد آبپاشی منصوبہ۔
۳۔ سیکرن آبپاشی منصوبہ۔
۴۔ شندی گزی وال آبپاشی منصوبہ۔
۵۔ کٹان آبپاشی منصوبہ۔
۶۔ رباط آبپاشی منصوبہ۔
۷۔ زہری آبپاشی منصوبہ۔
۸۔ پلار آبپاشی منصوبہ۔

ضلع کچھی۔

۱۔ بولان ویئر کی بحالی۔
۲۔ اُچ کینال پر تین پلوں کی تعمیر۔
۳۔ نوشہرہ و یالہ کی پختگی۔
۴۔ سکھلی آبپاشی منصوبہ۔

ضلع پنجگور۔

پرادان تاخیری عمل ڈیم۔

۴۵۔ بحالی کوشک سے آبپاشی منصوبہ ۔
۴۶۔ بحالی گچک آبپاشی منصوبہ ۔
۴۷۔ زاداآ آبپاشی منصوبہ کی بحالی ۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال ہے ؟

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب والا ! اس سوال سے متعلق میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اتنے بڑے رقوم میں ہمارے ضلع خاران کا نام نہیں ہے یہ ایک پسماندہ علاقہ ہے اس کا کہیں ذکر نہیں ہے ۔ اگر اس کا پہلے سے نام نہیں تھا اور نظرانداز ہوتا رہا ہے تو کیا اب اسے ڈی پی میں شامل کریں گے ۔ ؟

وزیر آبپاشی وبرقیات۔ جناب اسپیکر ! آئندہ منصوبہ بندی میں جیساکہ ممبر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم انہیں اے ڈی پی مرتب کرتے وقت شامل کریں گے ۔

۱۷۱ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر آبپاشی وبرقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔
(الف) سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران کل کتنی رگ مشینیں خراب ہوئی ہیں اور انکی مرمت پر کل کس قدر رقم خرچ ہوئی ہے ۔ تفصیل دی جائے ؟

ضلع تربت۔

۱۔ نیلگ ذخیرہ ڈیم کی فیزیبلٹی سٹڈی (جائزہ رپورٹ)

ضلع چاغی۔

۱۔ ریکو آبپاشی منصوبہ۔

۲۴۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر آبپاشی وبرقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران وفاقی حکومت نے آبپاشی وبرقیات کی مد میں صوبائی حکومت کو کس قدر فنڈز مہیا کیئے اور ان فنڈز سے اب تک کونسے کام کرائے گئے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی وبرقیات۔

وفاقی حکومت نے ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران صوبائی حکومت کو ۲ کروڑ ۲۷ لاکھ ۸۷ ہزار دس روپے مہیا کئے اور اس رقم سے اب تک مندرجہ ذیل کام کروائے گئے۔

۱۔ تربت شہر کے سیلاب سے بچاؤ کا منصوبہ (تربت)

۲۔ [illegible] (خضدار)

۳۔ خضدار [illegible] (نورلائی)

۴۔ [illegible] ناصر آباد [illegible]

۵۔ [illegible]

جواب دیں گے۔ یہ ویسے ایک (Suggestion) سجشن ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر اسکو سجشن سمجھ لیں یا جو بھی سمجھیں میری عرض ہے کہ ہمارے صوبے کی اتنی بڑی رقم ۲۲ لاکھ روپے یا تیس لاکھ وہ خرچ کرتے ہیں۔ آپ اسکے لئے ٹینڈر کریں۔ ہوسکتا ہے کہ پرائیویٹ پارٹیاں محکمہ کی نسبت آپکو سستا بنا کر دیں۔ یہ صوبے کے عوام کے مفاد میں ہوگا۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ جناب والا! اس کام کیلئے محکمہ آبپاشی کی باقاعدہ ورکشاپ ہے اسمیں باقاعدہ کام ہورہا ہے۔ اسکی صحیح طور پر مرمت محکمہ کے ورکشاپ میں بھی ہوسکتی ہے۔ میرے خیال میں یہ محکمہ کے ورکشاپ کے ہوتے ہوئے کسی اور کو دے دیا جائے تو مناسب نہیں ہوگا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر! دوسرے بھی محکمے ہیں بی اینڈ آر ہے بی ڈی اے ہے وہ اپنی مشینری کی ٹینڈر دے کر کم قیمت میں مرمت کرتے ہیں۔ ہیلتھ ہے لوکل گورنمنٹ ہے جس طریقے سے دوسرے محکمے کر رہے ہیں آپ بھی اپنی مشینری کی باقاعدہ ٹینڈر دے کر مرمت کرائیں۔

جناب اسپیکر۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ آپکی ایک نئی (Suggestion) ہے وزیر صاحب کے علم میں لائے ہیں جب آپ اسکو صحیح طریقے سے لائیں گے تو اسکو زیر غور لایا جائے گا۔

۲۵- لسبیلہ کینال (لسبیلہ)
۲۶- کراس ڈرینج ورکس برائے گرمکان (پنجگور)
۲۷- گرمکان حفاظتی بند (پنجگور)
۲۸- حفاظتی بندات برائے نیوان کور (پنجگور)
۲۹- کواس ہیڈ ویئر اور چینل (زیارت)
۳۰- کواس پر ریشانی بند کی بحالی (زیارت)
۳۱- شتلیرہ آبپاشی سکیم کی بحالی (سبی)
۳۲- ہرنائی شہر اور غریب آباد گاؤں کی حفاظتی بند کی بحالی (سبی)
۳۳- پونگا ویالہ کی بحالی (سبی)
۳۴- پٹ فیڈر کینال سسٹم کی بحالی (ڈیرہ مراد جمالی)
۳۵- ہیردین ڈرینج پہلا مرحلہ۔
۳۶- حیدرزئی آبپاشی منصوبہ کی بحالی۔
۳۷- کیرتھر کینال کے ساتھ آوٹ لیٹس کی بحالی۔
۳۸- امبار آبپاشی منصوبہ کی بحالی۔
۳۹- سیلازہ آبپاشی منصوبہ کی بحالی۔
۴۰- کوئٹہ ائیریگیشن ورکشاپ۔
۴۱- کیرتھر کینال سسٹم (مائینر/ڈسٹری بیوٹرز)
۴۲- بحالی سحرائی آبنوشی منصوبہ۔
۴۳- بحالی آبی نوعی آبپاشی منصوبہ۔
۴۴- بحالی سمبان سپرنگ سے آبپاشی منصوبہ۔

و امور انتظامیہ کو بھیجا ہے میں معزز رکن اسمبلی کو یقین دلاتا ہوں کہ جیسے ہی محکمہ ملازمت ہائے و امور انتظامیہ (S&GAD) نے اس ضمن میں کوئی پالیسی وضع کی یا جو فیصلہ کیا محکمہ آبپاشی اس پر فوری عملدر آمد کرے گا۔ تاکہ مذکورہ تینوں سب انجینئرز یا دیگر مقامی و ڈویسائل سب انجینئرز کی حق تلفی نہ ہو۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال۔؟

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! میں آپکے توسط سے وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جزو (ب) میں کہ محکمہ نے تمام حقائق کو مدنظر نہیں رکھا ہے۔ ایس اینڈ جی اے ڈی نے تمام حقائق کو پہلے مدنظر نہیں رکھا۔ میں ایس اینڈ جی اے ڈی کے حوالے سے آپکے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ ان کی یہ چٹھی ہے جو کہ انگریزی میں ہے۔ میں پڑھتا ہوں۔

To

The Secretary,
Irrigation & Power Department,
Govt. of Balochistan,
Quetta.

Sir,

The undersigned is directed to refer to your letter No._____SO & SO_____________, on the subject noted above that the Administrative Department is ignoring of Mr. Ram Chand is due right of promotion. .... and therefore, it has been decided that Irrigation Department may bring up the case of Mr. Ram Chand. His promotion was brought in notice when his junior was promoted.

وزیر آبپاشی وبرقیات۔ سال ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۱ء کے دوران محکمہ کی تمام رگ مشینیں ایک یا ایک سے زیادہ مرتبہ خراب ہوئیں اور ان کی مرمت پر کل بائیس لاکھ چونسٹھ ہزار آٹھ سو پچیس روپے لاگت آئی۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر ۱۷۱ کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے۔؟

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب والا! میرا وزیر آبپاشی سے ضمنی سوال ہے کہ جب رگ مشینیں خراب ہوتی ہیں اور ان کی وہ مرمت کراتے ہیں تو میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ وہ اس کام کے لئے ٹینڈر کرتے ہیں یا محکمہ خود کرتا ہے۔

وزیر آبپاشی۔ محکمہ خود کرتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر میں یہ کہتا ہوں کہ اگر مشینیں خراب ہو جاتیں اس کیلئے ٹینڈر کیا جائے ہو سکتا ہے کہ پرائیویٹ پارٹیاں کم قیمت میں مرمت کر کے دے دیں بجائے حکومت کے، ہو سکتا ہے ان رگ مشینوں کو ٹھیکدار کم قیمت پر مرمت کریں۔ آپ ان کیلئے ٹینڈر کریں اور پرائیویٹ پارٹیوں کو کام کرنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر۔ اس کیلئے آپ محکمہ متعلقہ کو مشورہ بھیج سکتے ہیں۔ یہ ایک الگ آپ کا مشورہ ہے یا اس کیلئے آپ نیا سوال کریں۔ پھر وزیر صاحب اسکا

جناب والا! آپ کا محکمہ اسکو صحیح تسلیم کر رہا ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب ممبر صاحب سے گذارش ہے کہ وہ اس کو اُردو میں پڑھیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! یہ میرا نہیں آپ کے محکمے کا لیٹر ہے کہ وہ چھٹیاں اُردو میں شائع کریں۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ یہ چھٹی آپ کے پاس ہے محکمہ کے پاس نہیں ہے آپ اسکو ذرا اُردو میں پڑھیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! میں آپکے محکمہ کا حوالہ دیتا ہوں آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے تمام پہلوؤں کو مدنظر نہیں رکھا ہے۔ جبکہ ایس اینڈ جی اے ڈی ایک الگ محکمہ ہے ایک ڈیپارٹمنٹ ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ جناب اسپیکر ہمارے ممبر صاحب کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے میں اپنے محکمے سے دریافت کر کے ان کی تسلی و تشفی کرادونگا۔ اور تمام حالات بتادونگا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! معزز وزیر صاحب کی اس تسلی کے بعد کہ وہ بزرگ ہیں وہ حقائق معلوم کریں گے اور انصاف کریں گے یہ ان کا فرض اوّلین ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میرے خیال میں یہ مفید مشورہ ہے وزیر صاحب اسکو محسوس کریں گے۔ جب دیگر محکموں میں ہو سکتا ہے تو یہاں بھی ٹینڈر دے کر ٹھیک کرائیں۔

وزیر آبپاشی۔ ٹھیک ہے ہم نے محسوس کیا ہے ہم اسے دیکھ لیں گے۔

۱۲۵ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔**
کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمتہائے و امور انتظامیہ (S&GAD) کی چھٹی نمبر ۸۱- (S&GAD) (۲) 9 - ۱۷ - S مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء کے مطابق مسٹر رام چند، مسٹر رضا محمد ابڑو اور اونکار شر ماسب انجینئرز کے پروموشن کا حق تسلیم کرتے ہوئے محکمہ اریگیشن کو ان کی ترقی کے لئے لکھا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ اب تک انہیں ترقی نہیں دی گئی جب کہ ان سے جونیئر کو ۱۹۸۳ء میں ترقی دی گئی۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مگر محکمہ آبپاشی کی نظر میں محکمہ امور ملازمتہائے انتظامیہ نے یہ چھٹی ارسال کرتے وقت اس معاملے کے تمام حقائق و پہلو مدنظر رکھے۔ چنانچہ محکمہ آبپاشی نے اس معاملے کو اپنی چھٹی نمبر ۴۲۸۹- ۸۱/۷۱-II- SOA مورخہ ۹۰-۱۱-۳ کے تحت دوبارہ محکمہ ملازمتہائے

کہ ایریگیشن یعنی آبپاشی وبرقیات کا محکمہ آپکو تفویض ہے وہ آبپاشی وبرقیات ہے آپ پھر کیسے کہہ سکتے ہیں کہ صوبائی مسائل جو واپڈا سے متعلق ہوں ان کو آپ (deal) نہیں کریں گے۔ کل اگر واپڈا کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو یہ ہمارے وزیر صاحب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپکو ہرگز اس سے دور نہ رکھیں کہ واپڈا مرکز کا محکمہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے ایسے تو جناب اسپیکر صاحب واپڈا کے ساتھ ساتھ دیگر ایسے محکمے ہیں جن کا تعلق مرکز سے ہوتا ہے۔ میں تو یہ گذارش کروں گا کہ جناب واپڈا کا تعلق آپ سے ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟

وزیر آبپاشی وبرقیات: جناب والا! گذارش یہ ہے کہ واپڈا کا محکمہ صوبائی حکومت کا نہیں ہے بلکہ مرکزی حکومت کا ہے۔ یہ بات تمام حضرات کو معلوم ہوگی۔ یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہمارا ان سے جو تعلق اور رابطہ ہے اس کے مطابق ہم نے جواب دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اصل میں واپڈا یہ فیصلہ کرے گا۔ جو ان کی آسامیاں ہیں انہیں متعین کرے گا اس کے بعد وہ ہمیں مطلع کرے گا اس کے بعد ہم اسکی تشہیر کریں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی: جناب والا! مولانا صاحب کو اس کا علم نہیں ہے میرے اس سوال آنے کے بعد تقریباً سینکڑوں کی تعداد میں پوسٹیں جو اس تین ماہ کے عرصہ میں ان پر دوسرے صوبے کے لوگوں کی تعیناتی عمل میں آرہی تھیں اور بندوں کو منگوایا جارہا تھا تو اس (question) کے آنے کے بعد خدا کا شکر ہے ہمارے ان بچوں کی ہمارے ان

جناب والا ! ہم نے یہاں دیکھنا ہے کہ یہ معزز ایوان ہے جس کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو ہم ان کو انصاف پہنچائیں ۔ میں ایریگیشن کے ایک اور لیٹر کا حوالہ بھی دیتا ہوں ۔ میں اختصار سے کام لوں گا کہ وزیر آبپاشی کیسے کہہ سکتے ہیں مولانا صاحب آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے حقائق کو مدنظر نہیں رکھا ہے ۔

وزیر آبپاشی۔ اصل میں یہ مسئلہ ہمارے محکمہ سے متعلق نہیں ہے ۔ چونکہ ہم نے خود ایس اینڈ جی اے ڈی کو اس کے متعلق چھٹی لکھی ہے ہم نے اس کو تفصیل سے لکھی ہے ہم نے اسکو تفصیل سے دیکھا ہے اور غور کیا ہے جو اس میں نقائص تھے اس کے متعلق ایک کمیٹی بنائی ہے ہم نے اسکو لکھا ہے وہ باقاعدہ اس کا جواب دے گی جب جواب آجائیگا ہم معزز رکن کو تسلی دیتے ہیں اس پر غور کرلیں گے ۔

جناب ارجن داس بگٹی۔ جناب والا ! میں یہ چھٹی پڑھتا ہوں :

To

The Chief Engineer,
Irrigation Department,
Quetta.

Sub:..... so and so
Dated 27th August, 1987.

The undersigned is directed to refer on the subject noted above and after considering the apeal of Mr. Ram Chand, Sub Engineer, it has been decided that the seniority of Sub Engineer should be counted from 25.1.1968.

Sd/-
Section Officer Irrigation,
& Power Department Balochistan,
Quetta

عبدالباری صاحب فرمارہے ہیں کہ یہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق ہے کس بات کو ہم تسلیم کریں آخر گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہوگی۔

مولانا عبدالباری وزیر خوراک جناب والا! جو بات میں نے کی ہے شاید ان کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ ایک ہے پوسٹوں کی تعیناتی وہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق ہے۔ ایک ہے واپڈا وہ مرکز سے متعلق ہے۔ ایک محکمہ ہے اور ایک محکمہ کے افسر اور اہلکار یہ دوسری بات ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! میرا سوال اسی حوالے سے ہے یعنی تعیناتی سے ہے وزیر متعلقہ تحریری جواب دے رہے ہیں کہ اس کا تعلق مرکز سے ہے۔ اور جناب فوڈ منسٹر صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ اس کا تعلق ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہے کم سے کم ایک حقیقت کو سمجھ تو لیں۔

جناب اسپیکر۔ انہوں نے دونوں باتیں کی ہیں کہ صوبائی سروسز محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہیں اور واپڈا فیڈرل گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے اس سلسلہ میں اگر آپ یہ پوچھنا چاہیں گے کہ یہ نہیں ہے یا ہے اسکو مزید زیر بحث لائیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ان سے اگر آپ کوئی یقین دہانی لینا چاہتے ہیں تو آپکی بھی ایک سفارش ہوگی اور مولانا صاحب کی بھی مرکز سے ایک سفارش ہوگی۔

تو بالکل صحیح ہے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔

۱۸۶۔ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔**

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واپڈا کے مختلف شعبہ جات میں تین ماہ سے کافی تعیناتیاں عمل میں آئی ہیں ؛

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کے اسکیل نام بمعہ ولدیت اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) معزز رکن کے سوال کا تعلق محکمہ واپڈا سے ہے جو کہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہے نہ کہ صوبائی حکومت کے۔

معزز رکن کا سوال محکمہ واپڈا کو بھجوا دیا گیا ہے مگر تا حال ان کی طرف سے اس کا جواب فراہم نہیں کیا گیا۔ جواب موصول ہونے پر معزز رکن کو فراہم کر دیا جائیگا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر! میں نے اپنے تعظیمی جذبات منسٹر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ وہ ہمارے بزرگ ہیں معمر ہیں تاہم میں آپکے حوالے سے ایک ضمنی سوال کروں گا کہ واپڈا کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے میں گذارش کرتا ہوں

وزیر زراعت۔ جناب والا! میں نے یہی کہا ہے کہ واپڈا کی طرف سے یہی جواب ملتا ہے۔ کہ مرکز کی طرف سے (ban) ہے۔ اگر وہ صوبائی حکومت سے مطالبہ کریں تو یقیناً مولانا صاحب کے آرڈر پر تو تعینات ہو سکتے تھے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر! حضرت صاحب اختصار سے کام لیں گے۔ مولانا صاحب نہ میری بات سمجھ رہے ہیں نہ میں شاید ان کی بات سمجھ رہا ہوں۔ میں ان سے یہ گذارش کر رہا تھا کہ آپ کا فرض بنتا ہے آپ اپنے لوکل، مقامی اور ڈومیسائل یہاں کے حضرات کو ترجیح دیں۔ .... (مداخلتیں)

جناب اسپیکر۔ مولانا امیر زمان صاحب آپ مولانا نیاز محمد صاحب کو اس سوال کی وضاحت کرنے دیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ جناب اسپیکر صاحب! میں نے معزز رکن سے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب دوبارہ عرض کر رہا ہوں کہ اس سوال کا جواب آتے ہی انشاء اللہ میں انہیں مطلع کروں گا۔ اور انہیں مطمئن کر لوں گا۔ میرے خیال میں اس پر زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ چلیئے جناب یہ دوسری تسلی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال سوال نمبر ۱۵ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب

دوستوں کی ہمارے بھائیوں کی وہ حق تلفی نہیں ہوئی کہ فوراً کسی حد تک اس پر عمل درآمد کیا گیا ہے اور وہ بھی صوبائی حکومت نے کیا ہے میں اسی حوالے سے وزیر صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کیا آپ کے محکمہ نے میرے اس استفسار پر کیا عمل کیا؟ جبکہ آپ کہتے ہیں کہ نہیں جی اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے۔

جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس ضمنی سوال کا تعلق ہے تو میرے خیال میں انہوں نے اس کا جواب تو دے دیا ہے۔ کہ معزز رکن کا سوال محکمہ واپڈا کو بھجوا دیا گیا ہے تاحال ان کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ جہاں تک ان کی ذمہ داری تھی اگر وہ آپ (مبہم) حزو ملاحظہ فرمائیں تو..................(مداخلت)

وزیر آبپاشی و برقیات۔

جناب والا! جیسا کہ میں نے معزز رکن سے عرض کیا ہے کہ ہم نے ان سے معلوم کرنے کیلئے چھٹی بھجوائی ہے۔ ان کی اطلاع فراہم ہونے کے بعد ہم معزز رکن کی پوری تسلی کرائیں گے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارے معزز رکن کا یہ لب و لہجہ ہمیں پسند ہے خدا کرے کہ زیادہ بولیں۔ ایسی بات نہیں ہے ہمیں اس سے خوشی ہے کہ وہ ہمارے بلوچستان کے بڑے خیر خواہ ہیں اور اس کیلئے بول رہے ہیں۔ معزز رکن اس سے زیادہ بولیں تو اور بھی اچھا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر! ماشاءاللہ میرا ضمنی سوال تو یہ تھا کہ وزیر صاحب تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ وفاق سے متعلق ہے اور ہمارے مولانا

۸۰ ہارس پاور کی چالیس عدد بجلی کے موٹروں و ٹر بائینوں کی مرمت و دیکھ بھال واپڈا کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی بڑی سیم نالی کے بندات کی دیکھ بھال و مرمت واپڈا کے بجلی ہیڈ ریز ایریگیشن کالونی کی سالانہ دیکھ بھال سیم نالیوں پر قائم کردہ متعدد پانی کے پلوں اور سٹرکچرز کی دیکھ بھال و مرمت، عملے کی سرکاری گاڑیوں اور مشینری کی سالانہ مرمت و دیکھ بھال شامل ہیں۔

(ب) فیز۔ I سیم شاخ کی مختلف سب ڈرین مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ہیر سب ڈرین۔
۲۔ دولت سب ڈرین۔
۳۔ کیریر ڈرین۔
۴۔ مین ڈرین۔
۵۔ ڈزرٹ برانچ ڈرین۔
۶۔ اُچ ڈرین۔
۷۔ پٹے برانچ ڈرین۔
۸۔ سب ڈرین R-۱ برائے مین ڈرین۔
۹۔ سب ڈرین R-۲ 〃 〃 〃
۱۰۔ سب ڈرین L-۱ 〃 〃 〃
۱۱۔ سب ڈرین R-۱ 〃 اُچ برانچ۔
۱۲۔ سب ڈرین R-۲ 〃 〃 〃
۱۳۔ سب ڈرین L-۱ برائے اُچ برانچ۔
۱۴۔ ڈیزرٹ L-۱ 〃 〃 〃

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب! میں تو یہ گذارش کرونگا کہ ہمارے بلوچستان کے لوکل جنہوں نے ہمارے بلوچستان کی اسی سرزمین کی مٹی سے جنم لیا ہے ان کا حق ترجیحاً اوّل بنیادوں پر آتا ہے۔ آپ پہلے اپنے بچوں کو تو (absorb) یعنی کھپائیں اس کے بعد دوسرے صوبوں سے لوگوں کو منگوائیں۔ یہ آپ لوگوں کا فرض بنتا ہے۔ آپ دیکھئے۔

مولانا امیر زمان
وزیر زراعت جناب اسپیکر صاحب! یہ بات یقینی ہے کہ واپڈا کا تعلق مرکز سے ہے۔ اور یہ بات چونکہ تمام حضرات کو معلوم ہوگی کہ مرکز نے واپڈا کی ملازمتوں پر بین لگایا ہے اور یہ بات مجھے معلوم ہے۔ میں نے خود درخواست پر مولانا صاحب سے دستخط کروا کر دی۔ واپڈا والوں کو ہدایت یہی ہے کہ مرکز کی طرف سے اس پر بین (ban) ہے۔ لہٰذا اس پر تعیناتی نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر آپ مرکز سے آرڈر لائیں تو یقیناً تعیناتی ہو سکتی ہے۔ تو یہ بات اس بات کا ثبوت ہے کہ واپڈا یقیناً مرکز سے مربوط ہے۔ اور صوبائی حکومت سے اس کا تعلق صرف سفارش اور رابطہ تک محدود ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر! چلیئے تیسرا انکشاف ہوگیا۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ کل ہر معزز رکن کی ٹیبل پر ایک چھٹی رکھی ہوئی تھی۔ آپ تو فرمارہے ہیں کہ (ban) ہے۔ آپ کی تقریباً دو ڈھائی تین سو آسامیوں پر تقرریاں عمل میں آچکی ہیں۔

ہیں، لیکن جہاں تک میرے علم میں ہے اس پر کچھ بھی خرچ نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ ڈیزرٹ ڈرین پر کچھ مشینری سے کام کیا گیا ہے۔ صفائی کی گئی ہے لیکن باقی تینوں پر بالکل کام نہیں کیا گیا ہے۔ کیا وزیر صاحب اسکی وضاحت کریں گے؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔
سال ۹۰-۱۹۸۹ء میں سیم شاخ نمبر ایک کی سالانہ مرمت اور دیکھ بھال کیلئے پچاس لاکھ چوراسی ہزار روپے مختص کیئے گئے تھے جو کہ خرچ کئے جا چکے ہیں۔ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء....

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب ان کا سوال پڑھا ہوا تصور ہوا ہے۔ انہوں نے ایک ضمنی سوال کیا تھا۔ جناب ظہور صاحب آپ اپنا ضمنی سوال پھر دہرائیں۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ دن ہار سب ڈرین ہیں دین جو انہوں نے فرمایا کہ پچاس لاکھ روپے ۹۰-۱۹۸۹ء میں خرچ ہوئے ہیں۔ لیکن یہ میرا حلقہ ہے اور مجھے معلوم ہے میرے گاؤں سے یہ سب ڈرین گزرتے ہیں۔ ان چاروں پر کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ صرف ایک ڈیزرٹ سب ڈرین پر وہ بھی حکومت کی مشینری سے تھوڑا سا کام ہوا ہے۔ بہر طور یہ پچاس لاکھ روپے جہانتک میرے علم میں ہے کہ غبن ہو چکے ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ میرے علم میں یہ ہے کہ اس پر خرچ کیئے گئے ہیں۔ اگر ایسا واقعہ ہے تو میں اسے معلوم کر کے آپکو بتا دوں گا۔

دریافت کریں۔

※ ۱۵۱ میر ظہور حسین کھوسہ۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہِ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) فیز۔ I سیم شاخ کی صفائی کے لئے سال ۱۹۸۹-۹۰ء اور ۱۹۹۰-۹۱ء کے بجٹ میں کس قدر رقم مختص کی گئی۔ نیز اس پر ا بتک کام شروع نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(ب) فیز۔ I سیم شاخ میں کون کونسے سب ڈرینیز ہیں اور انکی مرمت کیلئے کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) سال ۱۹۸۹-۹۰ء میں سیم شاخ فیز I کی سالانہ مرمت و دیکھ بھال کے لئے ۵۰ لاکھ ۸۴ ہزار روپے مختص کئے گئے تھے جو کہ خرچ کئے جا چکے ہیں۔ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں اس سیم شاخ کی سالانہ مرمت و دیکھ بھال کے لئے غیر ترقیاتی بجٹ میں ۳۶ لاکھ روپے مختص کئے گئے جن میں سے ا بتک محکمہ مالیات نے ۱۸ لاکھ روپے فراہم کئے ہیں اس کے علاوہ سیم شاخوں کی بحالی پر عالمی بینک کی مدد سے ۱۷ لاکھ ۹۶ ہزار روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔

اس منصوبے کی سالانہ مرمت و سیم شاخوں کی صفائی کے علاوہ بھی ضروری نوعیت کے کام کئے جاتے ہیں۔ جن میں پمپنگ سٹیشن میں نصب ۳۰ سے

ان ڈرینیز کو دیکھیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ انشاء اللہ۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

۱۵۲۔ میر ظہور حسین کھوسہ۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پٹ فیڈر کینال وائیڈنگ پروگرام کس سال شروع کیا گیا تھا۔ نیز یہ پروگرام کتنے عرصے میں مکمل ہوگا۔ اور اس کام کی سست رفتاری کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پٹ فیڈر کینال وائیڈنگ پروگرام کے ساتھ ساتھ سیم اور تھور کی روک تھام کیلئے سیم ڈرینیج کا کام بھی ضروری ہے۔؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں اب تک کیا بندوبست کیا جاچکا ہے۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو سیم ڈرینیج کا کام کب تک شروع کیا جائے گا۔ تفصیل دی جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) پٹ فیڈر کینال وائیڈنگ پروگرام کے منصوبے کی منظوری جولائی ۱۹۸۷ء میں دی گئی تھی ۔ مجوزہ منصوبے کی مدت تکمیل جون ۱۹۹۵ء تک ہے۔ پروگرام کے مطابق شروع کے دو سال میں اس عظیم منصوبے کا تفصیلی ڈیزائن کا کام

۱۵- سب ڈرین ۲-۳ کیرئیر۔
۱۶- پٹ سب ڈرینے۔
۱۷- مانجھوٹی سب ڈرین۔
۱۸- جروار سب ڈرینے۔
۱۹- لاشاری سب ڈرینے۔
۲۰- ہیردین سب ڈرین۔

مندرجہ بالا سیم شاخوں میں سے مندرجہ ذیل شاخوں پر رقم مختص کی گئی ہے اور ان پر کام جاری ہے۔

۱- مین ڈرین ۸ لاکھ ۱۷ ہزار۔
۲- سب ڈرین ۱-۱ برائے مین ڈرین ۲ لاکھ ۳۱ ہزار۔
۳- مانجھوٹی سب ڈرین ایک لاکھ ۹ ہزار۔
۴- جروار سب ڈرین ۴ لاکھ ۶۸ ہزار۔
۵- لاشاری سب ڈرین ۳ لاکھ ۱۷ ہزار۔

باقی ماندہ سب ڈرینیز پر الگ الگ فی الحال کوئی رقم مختص نہیں کی گئی بہرحال ضرورت کے مطابق اور محکمہ مالیات کی جانب سے باقی ماندہ رقم کی وصولی کے بعد صفائی کا کام کروادیا جائے گا۔

میر ظہور حسین کھوسہ: جناب اسپیکر! سوال نمبر ۱۵ میں ذکر کیا گیا ہے کہ ۹۰-۱۹۸۹ء میں چار سیم ہیں۔ جوکہ ون ہیردین، ہارڈ رین، پٹ ڈرین، ڈزرٹ ڈرین اور ون ہارڈ ڈرین رٹ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ۹۰-۱۹۸۹ء میں اس پر پچاس لاکھ روپے خرچ کئے گئے

وزیر آبپاشی و برقیات۔ اس لیٹ کو انشاءاللہ نکالیں گے اور کام کو وقت پر مکمل کریں گے۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ جناب اسپیکر! اس سوال کے سلسلہ میں ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ پٹ فیڈر وائیڈ نگ کے پروگرام پر مرکزی حکومت کام کر رہا ہے۔ ہوتا یہاں یوں ہے کہ اس طرح کے کام اگر کسی صوبہ میں ہوتا ہے تو صوبہ کی بھی اسمیں نمائندگی لازمی ہوتی ہے۔ وہاں پر یعنی چیف انجنیئر یا جی ایم وہاں کے صوبہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے صوبہ میں اپنا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ لیٹ ہونے کی اصل وجہ شاید یہ ہے کہ وہاں اپنا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ چیف انجنیئر یا جی ایم اسمیں دلچسپی لے کر اس کام کو بڑھا سکتے ہیں۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ چیف انجنیئر یا جی ایم کی صورت میں صوبائی حکومت نے اپنا نمائندہ کیوں نہیں رکھا ہے؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔ آپکی بات صحیح سمجھ میں نہیں آئی۔ آپ اپنا مائیک صحیح رکھیں۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ مولانا صاحب لیٹ ہونے کو اصل وجہ یہ ہے کہ پٹ فیڈر وائیڈنگ میں بلوچستان کی نمائندگی نہیں ہے۔ نہ جی ایم ہے اور نہ ہمارا چیف انجنیئر ہے۔ پی ڈی ہے۔ میرا خیال ہے پی ڈی اس سلسلہ میں کوئی خاص نمائندگی نہیں رکھتا ہے۔ ہمارے بلوچستان میں بہت سارے آفیسرز ہیں انہیں آپ جی ایم یا چیف انجنیئر کی پوسٹ پر لائیں تاکہ وہ کام کی رفتار کو بڑھانے کی صحیح کوشش کریں۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ جی ٹھیک ہے۔ اسکے لئے آپ اچھے ا/ر
کی ایک انکوائری مقرر کریں تاکہ معلوم ہوسکے کہ پچھلے سال کیا ہوا۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ بالکل ہم معلوم کریں گے۔

ارجن داس بگٹی۔ معزز رکن کے اس سوال کے حوالہ سے سوال ہے کہ
آپ صرف بیوروکریسی کو ان کمیٹیوں میں انوالو (involve) کرتے ہیں۔ منتخب
نمائندوں کو بھی آپ پرویلیج (privilege) دیں تاکہ ایک جسٹیفائڈ (justified)
بات سامنے آئے۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے بتایا کہ ۹۱-۱۹۹۰ء
میں کچھ ڈرینیز پر کام ہونے ہیں لیکن یہ کام کچھ تو ہو رہے ہیں۔ اسکی رفتار بہت سست
ہے۔ جون میں پانی آجائیگا اور پھر یہ مکمل نہیں ہوسکے گا۔ کیا اس سلسلہ میں وزیر صاحب
یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ اس کام کو مکمل کرنے کیلئے وہ کوشش کریں گے؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔ معزز رکن کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اس
کو دیکھ کر کام کو تیز کرنے کیلئے کوشش کروں گا۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ وزیر صاحب کو اگر موقع ملے تو وہ نصیر آباد آکر خود

میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کچھ لوگ وقتاً فوقتاً یہ بھرتی کرتے رہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے کافی لوگ سندھ اور دوسرے صوبوں سے بھرتی کیئے ہیں۔ جبکہ ہمارے ہاں کوالیفائڈ لوگ موجود ہیں۔ اسکے باوجود انہیں نہیں رکھا جا رہا ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ اگر ایسا ہے تو انشاء اللہ اسکی اصلاح کریں گے اور اس پر توجہ دیں گے۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ جناب اسپیکر! ٹھیک ہے۔ میرا اگلا سوال نمبر ۱۹۳۔ ہے۔

۱۹۳۔ میر ظہور حسین کھوسہ۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کھیرتھر کینال کو خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت بحال کیا جا رہا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست کہ مشرقی نصیرآباد میں واقع اوچ کینال بہت خستہ حالت میں ہے ؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اچ کینال اور مانجوٹھی شاخ واقع مشرقی نصیرآباد کو بھی بحال کرانے کی تجویز پر حکومت غور کرے گی ؟

مقصود تھا جس کے پہلے مرحلے میں اس علاقے کی فضائی تصویر کر جس پر فنی وجوہات کی بناء پر کچھ تاخیر واقع ہوئی ۔ بہر حال واپڈا کے اندازہ کے مطابق اس منصوبے کی مدت تکمیل میں چھ ماہ سے زیادہ تاخیر نہیں ہوگی ۔ محکمہ آبپاشی واپڈا حکام پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ کام کی رفتار کو تیز کر کے اس منصوبے کو ۱۹۹۵ء تک ہی مکمل کر دیا جائے ۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے ۔

(ج) پٹ فیڈر کینال وائیڈ نگ کے ساتھ سیم و تھور کی روک تھام کے لئے زیر زمین پانی کے سطح کے سروے اور مٹی کی نوعیت کی تحقیق کا کام جاری ہے تاکہ موقع کے مطابق صحیح قسم کا نظام بنایا جاسکے ۔ جو علاقے کی ضروریات کو پورا کر سکے ۔ پروگرام کے مطابق تحقیقات کے بعد ۱۹۹۲ء تک اس کا ڈیزائن تیار کر لیا جائے گا ۔ جس کے بعد عمل درآمد کا آغاز ہوگا ۔

میر ظہور حسین کھوسہ ۔ جناب اسپیکر ۔ جیسا کہ اسمیں انہوں نے بتایا ہے کہ ایک دو سال یا تین سال ہوئے سروے کی وجہ سے لیٹ ہو گیا ہے ۔ لیکن اگر اتنے سال ہمارے ضائع ہونگے اور آٹھ ارب روپے کا پٹ فیڈر وائیڈ نگ کا پروگرام ہے تو یہ کوئی خاص سبب نظر نہیں آرہا ہے ۔ جتنا لیٹ ہو جائیگا اتنا ہی خرچہ بڑھتا جائے گا ۔ پہلے یہ میرے خیال میں تین چار ارب روپے کا اسکا اسٹیمیٹ تھا لیکن دیر ہونے کی وجہ سے یہ اب آٹھ ارب روپے تک پہنچ گیا ہے ۔ اس کیلئے بھی گذارش ہے کہ اگر کام کی رفتار کو تیز کیا جائے تو بہتر ہے ۔

کے لئے آپ پیسہ کیوں نہیں رکھ رہے ہیں ؟ -

وزیر آبپاشی و برقیات - انشاء اللہ میں اپنے سیکرٹری وغیرہ کو ساتھ لے جاکر دورہ کروں گا۔ اور اس کا معائنہ کروں گا و انشاءاللہ اسکا امداد کروں گا۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۲۰ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے کیونکہ سوال پوچھنے والا ایوان میں موجود نہیں ہے - اس سے اگلا سوال نمبر ۵۱ سردار میر چاکر خان ڈومکی کا ہے - جو کہ تشریف فرما نہیں ہیں۔

۲۰ میر عبدالکریم نوشیروانی -

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ کئی سالوں سے صوبہ میں راشن بندی ختم کر دی گئی ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے - تو کوئی اضلاع و تحصیل سے پرمٹ / خصوصی اجازت جاری کرنے کی کیا وجوہات ہیں - تفصیل دی جائے ؟

وزیر خوراک -

(الف) یہ صحیح ہے ملک میں جزوی راشن بندی کا نظام مورخہ ۱۶ / اپریل ۱۹۸۷ء سے ختم کر دیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ خوراک اشیاء خوردنی کے پرمٹ / خصوصی اجازت نامے جاری نہیں کرتا

وزیر آبپاشی و برقیات۔ ٹھیک ہے انشاء اللہ کریں گے۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ جناب اسپیکر! میرا اگلا سوال نمبر ۱۵۵ ہے۔

۱۵۵ میر ظہور حسین کھوسہ۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) پٹ فیڈر کینال وائیڈنگ پروگرام کیلئے سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں کس قدر نئے ملازمین بھرتی کئے جائیں گے؟

(ب) کیا مذکورہ بھرتی مقامی لوگوں سے کی جائیں گی اور ان ملازمین کے لئے کوئی بجٹ رکھا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) واپڈا سے موصول اطلاع کے مطابق پٹ فیڈر کینال وائیڈنگ پروگرام کے لئے سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے لئے فی الوقت ملازمین کی بھرتی کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) اگر اس منصوبے کے لئے کسی قسم کی بھرتی کی ضرورت پڑی تو مقامی لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ فی الوقت اس مقصد کے لئے بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ نہیں جی یہ لفظ ہے انگریزی اور ماشاء اللہ آپ کوشش کر رہے ہیں۔ اسلامائزیشن لا رہے ہیں۔ اردو کو رائج کریں۔

وزیر خوراک۔ میٹرک کا لفظی معنیٰ ہے پیمانہ اور میعار اور ایک ٹن میں ۲۸ من ہوتے ہیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ۔

پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ جی!

وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ۔ جناب اسپیکر جب کوئی ایسی بات چلتی ہے تو معزز رکن اسلامائزیشن اور اسلام کا نام لیتے ہیں۔ تو اس کا اس بات اور اس سوال سے کیا تعلق؟ .... (مداخلت)

آپ اس طرح ہمارے نظریات کا مذاق اڑائیں گے تو پھر شائد یہ مسئلہ اس طرح نہیں چل سکے گا۔ سوال کیا تھا جبکہ آپ اسلامائزیشن کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کو یہ بات زیب نہیں دیتا جس طرح کی بات بہرحال ہم اس کی آپکو اجازت نہیں دیں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ کیرتھر کینال کو بحال کیا جا رہا ہے۔ مگر یہ کام خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت نہیں۔ بلکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ہو رہا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ اوچ کینال کی حالت کسی حد تک خستہ ہے۔

(ج) اوچ کینال کی بحالی کا کام بحالی منصوبہ آبپاشی (SRP) مرحلہ نمبر ۲ میں شامل ہے۔ ضروری سروے کا کام ہو چکا ہے اسکیم کا تخمینہ بنایا جا رہا ہے امید ہے کہ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے پر کام شروع ہو جائیگا۔ مانجھوٹی شاخ کی بحالی پر بھی کام کا آغاز کیا جائیگا۔ لیکن فی الحال مانجھوٹی شاخ کے لئے کسی بھی مد میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جیسا کہ آپ بتا رہے ہیں کہ اوچ کیلئے رکھا گیا ہے۔ جناب کو نسے سال میں کیا اس سال میں کام ہو جائیگا؟ آئی ایس آر پی میں؟۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ جی ہاں ۱۹۹۱ء میں انشاء اللہ ہو جائے گا۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ مانجھوٹی کیلئے کیوں نہیں رکھا گیا۔ کیونکہ وہاں پر زمینداروں کو پانی نہیں مل رہا ہے۔ اوچ کے ٹیل کو بھی پانی نہیں مل رہا ہے۔ وہاں کیلئے بھی آپ کچھ رکھیں۔ کیرتھر کیلئے آپ نے اتنا بڑا پیسہ رکھا ہے لیکن مانجھوٹی

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

۱۲۸ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔**

کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ کے ایک نوٹیفکیشن نمبر ۵۵-۱۵۱۰/۸۸/۴۶-FD(R) III مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۸۸ء کے تحت مورخہ ۸۳-۷-۱ کے بعد مختلف محکموں کے سلیکشن گریڈ ۱۷ اور ۱۶ یافتہ گان عملے کو ایڈوانس انکریمنٹ دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے عملے کو رعایت (ریلیکشن) دیگر محکمہ خزانہ کے حکم نمبر RD(R) VII-۱۳/D/۹۰/۱۸/۴۲ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۰ء کے تحت ۷۷-۷-۱ سے ۸۳-۶-۳ تک کے سلیکشن گریڈ یافتہ گان کو بھی ایک ایڈوانس انکریمنٹ دی گئی ہے۔ جبکہ محکمہ بی اینڈ آر اور محکمہ اریگیشن کے عملہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔ جبکہ مذکورہ احکامات کے تحت سب کو اس انکریمنٹ کا فائدہ پہنچنا چاہیئے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ وزیر مواصلات و تعمیرات۔

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ خصوصی رعایت صرف محکمہ تعلیم کو دی گئی ہے اور دوسرے محکموں کو مالی فائدہ نہیں دے سکتے۔ محکمہ تعلیم کو چند انفرادی نوعیت کی رعایت بشمول مذکورہ رعایت دی گئی

بلوچستان بارڈر ایریا فوڈ سٹف کنٹرول آرڈر ۱۹۹۰ء کے تحت ضلعی انتظامیہ کو اختیار ہے کہ وہ راہداری جاری کریں۔

۵۱ **سردار چاکر خان ڈومکی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ کے سرکاری گوداموں میں اس وقت کس قدر ذخیرہ گندم موجود ہے۔ اور عوام کو ماہانہ خوراک کے لئے کس قدر گندم سپلائی کی جاتی ہے؟

وزیر خوراک مولانا عبدالباری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ صوبہ بلوچستان کے سرکاری گوداموں میں اس وقت بیاسی ہزار دو سو تینتیس میٹرک ٹن گندم موجود ہے۔ ماسوائے سرحدی بٹی سرکاری ذخائر سے گندم جاری کرنے پر کوئی پابندی نہیں۔ صوبہ میں آٹے کی ملیں اور دوکاندار اپنی ضروریات کے مطابق مقررہ نرخ پر سرکاری گودام سے گندم اٹھاتے ہیں۔ اب تک کے جاری شدہ گندم کے مطابق ماہانہ اخراجات تیس ہزار میٹرک ٹن سے زیادہ نہیں ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ میرا ایک ضمنی سوال ہے میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میٹرک ٹن کا پیمانہ کتنا ہے؟

وزیر خوراک مولینا عبدالباری۔ میٹرک ٹن کا لفظ شائد آپ نے کچھ پڑھا نہیں ہے۔ میٹرک ٹن کا معنیٰ ہے میعار اور پیمانہ۔

وزیر مواصلات وتعمیرات۔ جہاں تک محکمہ تعلیم کا تعلق ہے آپ جانتے ہیں محکمہ تعلیم ایک بہت بڑا محکمہ ہے ٹیچرز صوبے میں دور دراز علاقوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور اسی بنار پر حکومت نے انہیں خصوصی رعایت دی ہے۔ کیونکہ ٹیچرز کا مقام معاشرے میں بہت بڑا ہوتا ہے اور حکومت ان کو احساس دلانا چاہتی ہے۔ کہ وہ بلوچستان کے لوگوں کو تعلیم سے بہرور کرتے ہیں تو اس لئے انہیں خصوصی رعایت دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔ مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے اسکا جواب مولانا نیاز محمد درّانی صاحب دیں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر کیا اس کا جواب وزیر منصوبہ بندی وترقیات اس کا جواب نہیں دیں گے؟۔

جناب اسپیکر۔ چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں اس لئے ان کی جانب سے مولوی نیاز محمد صاحب جواب دیں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ اگر آپ کو یاد ہو آپ نے یقین دھیانی کرائی تھی کہ آئندہ وزیر متعلقہ جواب دینے کے لئے ایوان موجود رہیں گے۔

مسٹر اسپیکر! میں نے یقین دہانی کرائی تھی اور ہونا بھی چاہیئے

مسٹر اسپیکر۔ جی۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ انگریزی کا لفظ ہے۔ انگریزی بذات خود غیر اسلامی زبان ہے (مداخلت)

مسٹر اسپیکر۔ مولانا عبدالغفور صاحب آپ تشریف رکھئیے انکو وضاحت کرنے دیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ ہم تو احترام سے اس نظریے کو دیکھتے ہیں تو دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے کہ انصاف کا نظام نظریۂ اسلام رائج ہو۔ اور خدا کرے گا انشاءاللہ وہ رائج ہو جائیگا اس سے ہمارے بھی حقوق محفوظ ہو جائیں گے۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ میٹرک ٹن انگریزی کا لفظ ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ پیمانہ کتنا ہوتا ہے اس کو آپ ذرا اُردو میں ترجمہ کریں۔ اور جناب عبدالغفور حیدری صاحب اس بات کو کسی دوسرے (angle) لے گئے۔

وزیر خوراک۔ الفاظ سے یا کسی چیز سے ہمارا اختلاف نہیں اور نہ ہی زبان کا بلکہ انگریزی سے ہمارا اختلاف نظریاتی ہے۔ اصل بات ہے۔ میٹرک لفظ کا میں نے پہلے بھی کہا کہ ایک میٹرک ٹن ۲۸ من کے برابر ہے اور دس بوری برابر ایک ٹن بلکہ ہمارا اختلاف انگریزی نظام اور تہذیب سے ہے اور ہم ان کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔

مل رہا ہے اور پھر ہماری حکومتی بینچز کے حکمران طبقے نے بھی اس بات کی تصدیق کی جب کہ حالیہ دنوں میں (این۔ ایف۔سی) کی میٹنگ بھی ہوئی ہم تو یہ وضاحت چاہتے ہیں کہ یہ زیر غور تو ہے۔این ایف سی کے لیکن اس پر کیا بات چیت ہوئی؟ ہمارے بالائی حکمرانوں نے کیا جواب دیا؟

مسٹر محمد اسلم بزنجو۔ وزیر محنت وافرادی قوت جناب اسپیکر۔ ممبر صاحب نے پوچھا ہے کہ سرچارج سے پندرہ ارب روپے ملیں گے اگر جزو ج کو پڑھیں تو معلوم ہوگا....(مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ پانچ ارب روپے پندرہ ارب روپے نہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت۔ تو جب یہ پیسہ ملے گا پھر اسکی بات کریں یہ تو وہی بات ہے کہ بچہ پیدا نہیں ہوا آپ بولتے ہیں کہ نام پہلے رکھیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے کل تک تو یہ بات تھی کہ اگر سرچارج نہ ملا تو ہم استعفیٰ دے دیں گے۔آپ یہ بتائیں کہ اس کا کوئی (positively out put) ملا ہے یا نہیں۔

ہیں۔ ٹیچرز ایسوسی ایشن کے بارہا مطالبات کے بعد حکومت نے منظور کی ہیں جن میں سے مندرجہ بالا مطالبہ تھا۔ دیگر کسی اور محکمہ نے اس طرح کا مطالبہ نہیں کیا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ پہلی گذارش یہ ہے کہ وزیر متعلقہ تشریف نہیں رکھتے اور پھر ہمارے خان صاحب ہر مرض کے علاج ہیں اور ہر محکمے کا جواب خان صاحب دے رہے ہیں تو میں یہ گذارش کروں گا کہ میں نے بی اینڈ آر اور ایریگیشن کو سپورٹ کیا تھا۔ اور آپ الف جزو کا جواب درست دے رہے ہیں اپنے محکمے کو کیوں نقصان دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب آپ ضمنی سوال کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ (الف) اور (ب) کا جواب درست مانا گیا۔ جزو (ج) میں انہوں نے یہ فرمایا کہ خصوصی رعایت محکمہ تعلیم کو دی گئی ہے۔ یہ بھی درست آگے چل کر کہتے ہیں کہ حکومت دوسرے محکموں کو یہ فائدہ نہیں دے سکتی صاحب وہ بھی ہمارے بھائی ہیں محکمہ ایریگیشن اور......... (مداخلت)

جناب اسپیکر۔ جناب آپ ضمنی سوال کیا کرنا چاہتے ہیں؟۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بی اینڈ آر اور ایریگیشن کے اسٹاف کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

اسی طرح سوالات کے جوابات وزیر صاحبان خود آ کر دیں۔

مولوی امیر زمان وزیر زراعت۔ جناب اسطرح سوال کنندہ کو بھی ... کریں کہ وہ بھی ایوان میں موجود رہے سوال کنندہ موجود نہیں۔

جناب اسپیکر۔ سوال کنندہ موجود ہے۔

۱۳۰ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کو گیس سرچارج کی مد سے ۵ ارب روپے ملیے گئے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ رقم کہاں خرچ کی گئی اور

مسٹر جعفر خان مندوخیل وزیر تعلیم - کل تک تو آپ بھی حکومت میں شامل تھے آپ لوگوں نے کیا کیا؟ آیا آپ بھی آئی جے آئی کا حصہ تھے؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ - ہم بھی ساتھ تھے لیکن کچھ نہیں ہوا اسی لئے تو کہہ رہے ہیں کہ سردار خان صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں غلط کہہ رہے ہیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر - اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے۔

مسٹر الٰہی بخش بھنگر (سیکرٹری اسمبلی) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ کچھ معزز اراکین کی طرف سے درخواستیں آئی ہیں۔ یہ درخواست سردار سنت سنگھ صاحب نے کرم خان خجک صاحب کی طرف سے دی ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں لہٰذا وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب اسپیکر۔ میں ارجن داس بگٹی بھائی کی اطلاع کیلئے عرض کروں گا کہ جہاں تک آئی جے آئی کی حکومت کا تعلق ہے تو وزیر اعظم جناب نواز شریف کی خواہش ہے کہ صوبوں کے مابین جتنے متنازعہ معاملے ہیں وہ ان کا انشاءاللہ جلد فیصلہ کریں گے آپ یقین رکھیں وہ سبکو انشاءاللہ حقوق سے زیادہ دیں گے اس کا میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ آئی جے آئی کی حکومت اور وزیر اعظم یہ چاہتے ہیں کہ صوبوں کے درمیان جو متنازعہ مسائل ہیں ان کا جلد فیصلہ ہو آپکو کل بھی اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی تھی لیکن آج پھر آپ بار بار یہی سوال کر رہے ہیں میرے خیال میں آپ ہمارے استعفوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ یہ اس سے قبل کا سوال تھا۔

(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ میں سرور خان صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اسقدر دلجمی کے ساتھ کہہ رہے ہیں لیکن وہ اسقدر پُراعتماد بھی نہ ہوں آئی جے آئی تو یہاں گذشتہ تینتالیس سالوں سے کسی نہ کسی صورت میں حکومت کر رہی ہے۔ اس ملک کو چلا رہی ہے کبھی ایک نام اور کبھی دوسرے نام سے۔ لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ سب کچھ مل جائیگا ابھی تک تو کچھ نہیں مِلا۔

سیکرٹری اسمبلی۔ یہ درخواست میر اسراللہ زہری وزیر صحت نے دی ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے لہذا وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے. ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات) و (مواجبات)

(کا ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ (مسودۂ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء)

جناب اسپیکر۔ اب یہ بل یعنی بلوچستان اراکین اسمبلی کے مشاہرات و مواجبات (کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء) ہمارے سامنے ہے ....

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں آج اجلاس کا آخری دن ہے اس کارروائی سے قبل میں معزز ایوان کی ایک کمٹمنٹ کو (recall) کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر۔ آپکو یاد ہوگا کہ وزیر قانون نے اس اجلاس میں اس بات کی کمٹمنٹ کی تھی اور جتنے بھی آنرایبل ممبرز ہیں ان کو تسلی دلائی تھی یقین دلایا تھا کہ اس اجلاس میں کمیٹیاں تشکیل دی جائینگی۔ اجلاس کا میرے خیال میں آج آخری دن ہے

سیکرٹری اسمبلی۔ یہ درخواست مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کی طرف سے دی ہے کہ وہ آج اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر اس اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہذا ان کو آج کی چھٹی دی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ یہ درخواست بھی مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے میر ہمایوں خان مری صاحب کی طرف سے دی ہے کہ ان کی طبعیت ٹھیک نہیں لہذا وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ یہ درخواست شہزادہ علی اکبر کی طرف سے آئی ہے وہ اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ سولہ اور سترہ مارچ کے اسمبلی سیکشن میں شریک نہیں ہوسکتے لہذا ان دو ایام کی چھٹی دی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اب وزیر متعلقہ اس بل پر اپنی تحریک پیش کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ آپکی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ :۔

بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ :۔

بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) (کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اگلی تحریک۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ آپکی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ :

بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) (کا ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر! تو منسٹر لا اینڈ پارلیمنٹری افیئرز نے جو کمٹمنٹ دی تھی اس پر وہ پورے نہیں اتر پائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے معزز ممبرز کا پریویلیج تو کہیں کلیش نہیں ہو رہا؟

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اسمبلی کے کس قواعد وضوابط کے تحت یہ بات ہو رہی ہے۔ وہ کس قاعدہ کے تحت یہ بات کر رہے ہیں؟

جناب اسپیکر۔ کمیٹیوں کے سلسلے میں پہلے بھی یہ بات ہوئی تھی کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار مل کر بنائیں وہ آج بھی بنا سکتے ہیں جوں ہی یہ اجلاس ختم ہو آپ بیٹھیں اور کمیٹیاں بنائیں۔ کمیٹیاں تو اسمبلی کی (requirement) ہے اسمیں سیدھی سادی بات ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ تھینک یو۔ تھینک یو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ کمیٹیاں ہم بھی بنانا چاہتے ہیں لیکن .... (مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ جب آپنے رولنگ دے دی ہے میں معزز وزیر صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ تشریف رکھیں۔

[illegible]

کمیٹی کے پاس جائے۔

جہاں تک ترمیم کا تعلق تھا تو چونکہ یہ بل پہلے بھی ہاؤس کے سامنے آچکا ہے اس میں چند حضرات نے ترمیم کی تجاویز دینا تھیں انہوں نے تجاویز دی ہیں وہ تجاویز ترامیم کی شکل میں سامنے آجائینگی اس وقت جب اس پر کلاز وائیز ڈسکشن کرنا شروع کیا جائیگا۔ تو آپ بات کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ مسودہ قانون کی دفعہ دو میں ترمیم یہ ہے کہ:۔

2. In the Balochistan Assembly Members (Salaries and Allowances) act, 1975, hereinafter referred to as the said Act, in Section 3, for the words "two thousand rupees" the words "Three Thousand rupees" shall be substituted.

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ جناب والا ! اس پر کافی ڈسکشن ہماری ٹریژری بنچز کے اراکین کے ساتھ ہوئی ہے۔ اس کو دو ہزار کی بجائے پانچ ہزار ہونا چاہیئے۔ صرف تین ہزار کر دینا کوئی مناسب ترمیم نہیں ہے ورنہ اس کو اصل صورت میں ہی رہنے دیں۔ اس کیلئے دو ہزار سے تین ہزار کوئی مناسب ترمیم نہیں ہے اگر ایسا ہے تو پھر آپ دو ہزار ہی کو برقرار رکھیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان ۔ جناب والا ! ہم ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی تجویز کی حمایت کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اس پر بحث کی ہے وہ صحیح ہے میں بھی کہتا ہوں کہ دو ہزار اور تین ہزار میں کوئی فرق نہیں۔

جناب اسپیکر ۔ میں دونوں ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ آرڈیننس جو پہلے ہاؤس میں آپکا تھا اگر آپ اسکے لئے دو تین دن پہلے ترمیم کے لئے تجویز دیتے بجائے اس کے آج ترمیم پیش کر رہے ہیں اب تو ترمیم کا مرحلہ گزر چکا ہے آپکی بات اپنی جگہ پر درست ہے۔ لیکن اب تو جیسا کہ یہ پیش ہو چکا ہے اس پر بحث ہوگی اور رائے ہوگی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان ۔ جناب والا ! اگر آپ آئندہ اجلاس کے لئے رکھ لیں۔ اور بعد میں اس کو ترمیمات کے لئے منظور کریں۔ اس سے متعلق ہم ترامیم دے سکیں گے۔ تو بہتر ہوگا۔ ویسے بھی اس پر عمل درآمد ۱۹۹۱ء سے ہوگا پھر اس پر دوبارہ ترامیم کے ساتھ بحث کی جائے

تو وہ حالات کے مطابق ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ یہ آپ کا حق بنتا ہے کہ جس وقت بھی کسی قانون میں ترمیم کریں اور مسودہ قانون لائیں یہ تو آپ کا حق ہے اس وقت چونکہ ہاؤس میں مسودہ آچکا ہے اور زیر غور ہے۔ اس پر اب ڈسکشن کر سکتے ہیں۔ اسمبلی تو ہوتی قانون سازی کیلئے اور قانون میں ترامیم کے لئے ہے کسی بھی ٹائم اگر چاہیں تو آپ اسمیں ترمیم کر سکتے ہیں۔ اس مسودہ کی جو قانونی پوزیشن ہے کہ یہ ہاؤس میں آچکا ہے اور اس کیلئے مقررہ وقت میں کسی طرف سے ترمیم نہیں آئی ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ۔ کیا اس کو التواء میں نہیں رکھا جا سکتا! اور اس پر زیادہ ڈسکشن نہ کی جائے اس کو اب ملتوی کرنے کیلئے کیا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے؟ کیونکہ اب اس کا فائدہ ہی نہیں ہے اور اس پر ہم کیا ڈسکشن کریں؟۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب والا! اگر آپ نے حکومتی پارٹی یا اپوزیشن کو کچھ مراعات دینی ہیں ہم مراعات ہی لیں گے۔ آپ نے تو کابینہ میں بیٹھ کر آپس میں فیصلہ کر لیا ہے کہ وزراء کی تنخواہ کتنی ہوگی دوسری مراعات کتنی ہیں آپ اس کیلئے حق رکھتے ہیں اگر صحیح بڑھانا ہے تو بڑھائیں ورنہ دو ہزار ہی رہے۔ اگر بڑھانا ہے تو کم از کم پانچ ہزار کریں۔ بصورت دیگر ہم دو ہزار اور تین ہزار میں کوئی خاص فرق محسوس نہیں کرتے ہیں۔ پھر آپ یہ بل بقول ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب دوسرے اجلاس کے لئے رکھ دیں یا اسکو اب ترمیم کر دیں کیونکہ ہم اس اضافے کو مناسب نہیں سمجھتے ہیں کہ اب ایک بل آیا ہے پھر

چار مہینے کے بعد بل آئے وہ بھی تنخواہوں کے متعلق ہو یہ بات بالکل عجیب لگتی ہے کہ وزراء صاحبان صرف اپنی تنخواہوں کے بارے میں بل لاتے ہیں اور اس دفعہ اتنی بحث چلی ہے اور قانون سازی کا کوئی کام ہی نہیں ہوا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ آپ اس کو دو ہزار کی بجائے پانچ ہزار کریں۔ آپ اس کیلئے ہم کو بار بار مجبور نہ کریں۔ کہ یہ ہمیں عجیب سا لگتا ہے اگر بڑھانا ہے تو صحیح بڑھائیں ورنہ تنخواہ نہ بڑھائیں۔ ہم اس پر گذارہ کرینگے صحیح بڑھائیں تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر۔ اس کیلئے ایوان سے رائے لی جائے تو بہتر ہے کیا آپ دو ہزار سے تین ہزار کے حق میں ہیں یہ ترمیم منظور کی جائے۔

میر محمد اسلم بزنجو

وزیر محنت و افرادی قوت - جناب والا! اگر اپوزیشن والے کہتے ہیں تو التواء میں رکھیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور- جناب والا! پہلے ہم خود اسکو سلیکٹ کمیٹی کی مقتضیات سے مبرّا کر کے لائے ہیں یہ بل ان کے مطالبے پر لائے ہیں اور ان کا مطالبہ تھا کہ جلد ہی ایک بل پیش کیا جائے۔ اب جب ایک بل آ گیا ہے تو اس کو پاس کر دیا جائے۔ اور جب اسمبلی کا دوسرا اجلاس ہوگا پھر بیٹھ کر سلیکٹ کمیٹی کے توسط سے کوئی دوسرا بل پیش کریں گے اگر اسمیں اضافہ کرنا ہو تو کر دیں گے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔ جناب والا! بار بار اگر ہم اس پر ٹائم ضائع کریں تو یہ بہت زیادتی ہوگی ایک چیز کو حقیقت پسندانہ نظر سے دیکھا جائے تو اس کو ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو اس کو ہر پہلو سے دیکھ لے اور ایک بار فیصلہ کر سکے۔ اور بار بار ہر دوسرے تیسرے اجلاس میں وقت ضائع کرنا اچھا نہیں ہے۔

میر باز خان کھیتران۔ جناب والا! اگر سرور خان اس بل کو پاس کرانے پر بضد ہیں تو اگلا بل لانے تک سرور خان ممبران کو اپنی جیب سے رقم دیتے رہیں اور یہ یقین دہانی کرا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! اب سلیکٹ کمیٹی نہیں ہے پھر جب وجود میں آئیگی اور فیصلہ کریگی تو اس کے مطابق کاروائی کی جائیگی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب والا! ہم کھیتران صاحب سے اتفاق نہیں کرتے ہیں وہ خود سرور خان صاحب سے کچھ مانگنا چاہیئے ہیں تو وہ ان سے لے لیں سرور خان اسکو اپنا پرسنٹیج دے دیگا۔ ہم پرسنٹیج کے عادی نہیں ہیں۔ یہ ایک کلیئر کٹ بل ہے اگر آپ اسکو منظور کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو اسمیں ترمیم نہ کریں۔

جناب اسپیکر۔ اس طرح کرتے ہیں بل پیش ہو چکا ہے جو مزید ترمیم کرنا چاہیں گے تو بعد میں دیکھ لیں گے اس وقت اس کیلئے دو ترامیم آئی ہیں اگر اس کیلئے آپ مزید ترامیم دینا چاہیں تو اسکو بعد میں بمع ترامیم کے آگے لے چلیں گے۔

جناب اسپیکر۔ میں آپ حضرات کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے اس اجلاس میں بڑی معاونت کی ہے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب سیکرٹری صاحب گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! آپ نے تسلی دلائی تھی کمیٹیاں تشکیل دینے کی بات کی تھی تو کمیٹیاں ہاؤس میں تشکیل دی جاتی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اس کیلئے یہ ہوگا آپ اور حزب اختلاف باہمی رضامندی سے کمیٹیاں تشکیل دیتے ہیں۔ ساتھی کس جگہ پر بہتر کارکردگی سے کام کر سکتے ہیں آپ فیصلہ کرکے بنالیں اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری ـــ گورنر صاحب کا حکم پڑھکر سنائیں۔

"ORDER.

"In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mr Justice Mir Hazar Khan Khosa, Acting Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Sunday the 17th March, 1991, after the session is over.

Sd/-
Mr. Justice Mir Hazar Khan Khosa,
Acting Governor Balochistan."

ated Quetta, the
th march, 1991.

جناب اسپیکر۔ گورنر بلوچستان کے حکم کی روشنی میں اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر پانچ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہوگیا)

گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بلوچستان کوئٹہ ۔ ۹۳۳ ر ۷، ۹۴، تعداد ۲۰۰ کتاب